سوال

(50)کیا چاروں امام برحق ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ چار امام برحق ہیں مگر تقلید صرف ایک کی کرتے ہیں۔ قرآن وحدیث سے جواب دیں کہ امام کس طرح برحق ہیں اور اُن کو ماننا کس حدتک جائز ہے؟ (حاجی نذیر خان، داماں حضرو)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل اسلام میں ہزاروں لاکھوں امام گزرے ہیں مثلاً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین، تمام صحیح العقیدہ ثقہ تابعین رحمۃ اللہ علیہ و تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ عظام رحمۃ اللہ علیہ۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

اس وقت دنیا میں آل تقلید کے کئی گروہوں میں سے دو بڑے گروہ ہیں:

اول: مذاہب اربعہ میں سے صرف ایک مذہب کی تقلید کرنے والے: یہ لوگ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو چار امام کہتے ہیں۔

دوم: شیعہ یعنی روافض: یہ اہل بیت کے بارہ اماموں کو امام برحق اور معصوم مانتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ اہل سنت کی طرف منسوب تقلیدی مذاہب والے لوگوں کے نزدیک چار اماموں سے مراد مالک بن انس المدنی، ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی الکابلی محمد بن ادریس الشافعی الہاشمی اور احمد بن حنبل الشیبانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

مذکورہ چار اماموں کو برحق ماننے کے دو معنی ہوسکتے ہیں:

1: یہ چاروں حدیث اور فقہ کے بڑے امام تھے۔

عرض ہے کہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں جمہور سلف صالحین کا اختلاف ہے، جسکی تفصیل التاریخ الکبیر للبخاری، الکنیٰ للامام مسلم، الضعفاء للنسائی، الکامل لابن عدی

،الضعفاء للعقیلی، المجروحین لابن حبان اور میری کتاب "الاسانید الصحیحہ فی اخبار الامام ابی حنیفہ "میں ہے۔

پانچویں صدی ہجری سے لے کر بعد والے زمانوں میں عام اہل حدیث علماء (محدثین) کے نزدیک امام ابوحنیفہ فقہ کے ایک مشہور امام تھے اور یہی راجح ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی نے فرمایا: "فقیہ مشہور" یعنی امام ابوحنیفہ مشہور فقیہ تھے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب :7153)

امام یزید بن ہارون الواسطی (متوفی 206ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"أدرکت الناس، فما رأیت أحدًا أعقل ولا أفضل ولا أورع من أبی حنیفة"

"میں نے (بہت سے) لوگوں کو دیکھا ہے لیکن ابوحنیفہ سے زیادہ عقل والا، افضل اور نیک کوئی بھی نہیں دیکھا۔ (تاریخ بغداد ج 13 ص 364 وسندہ صحیح)

سنن ابی داود کے مصنف امام ابوداود سجستانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"رحم اللہ أبا حنیفة کان إماماً، رحم اللہ مالکاً کان إماماً، رحم اللہ الشافعی کان إماماً"

مالک (بن انس) پر اللہ رحم کرے۔ شافعی پر اللہ رحم کرے وہ امام تھے، ابوحنیفہ پر اللہ رحم کرے وہ امام تھے۔ (الانتقاء لابن عبدالبر ص 32 وسندہ صحیح الاسانید الصحیحہ ص 82)

ان کے علاوہ حکم بن ہشام الثقفی، قاضی عبداللہ بن شبرمہ، شقیق البلخی، عبدالرزاق بن ہمام صاحب المصنف، حافظ ابن عبدالبر اور حافظ ذہبی وغیرہم سے امام ابوحنیفہ کی تعریف وثنا ثابت ہے۔

تنبیہ:-

حدیث میں ثقہ ہونا یا نہ ہونا، حافظے کا قوی ہونا یا نہ ہونا یہ علیحدہ مسئلہ ہے جس کی مفصل تحقیق "الاسانید الصحیحہ" میں مرقوم ہے بطور خلاصہ عرض ہے کہ جمہور محدثین نے (جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے) امام صاحب پر حافظے وغیرہ کی وجہ سے جرح کی ہے۔

ماہنامہ الحدیث حضرو، وغیرہ میں ہم نے اپنا منہج بار بار واضح کر دیا ہے کہ اگر محدثین کرام کے درمیان کسی راوی کے بارے میں جرح وتعدیل کا اختلاف ہو تو ہمارے نزدیک، تطبیق نہ ہونے کی صورت میں ہمیشہ جمہور محدثین کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

باقی تینوں امام حدیث میں ثقہ اور فقہ میں امام تھے۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

2۔ اگر چار امام برحق ہونے کا یہ مطلب ہے کہ لوگوں پر ان چاروں میں سے صرف ایک امام کی تقلید واجب یا جائز ہے، تو یہ مطلب کئی وجہ سے باطل ہے:

1۔ عربی لغت میں "بے سوچے سمجھے یا بے دلیل پیروی" کو تقلید کہتے ہیں۔ دیکھئے القاموس الوحید (ص 1346) اور میری کتاب: "دین میں تقلید کا مسئلہ" ص 7 بے دلیل پیروی قرآن مجید کی رُو سے ممنوع ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ"

"اور جس کا تجھے علم نہ ہو، اُس کی پیروی نہ کر" (سورہ بنی اسرائیل :36)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقلید نہیں کرنی چاہیے۔

نیز دیکھئے المستصفیٰ من علم الاصول للغزالی (2/389) اعلام الموقعین لابن القیم (2/188) اورالرد علی من اخلد الارض للسیوطی (ص 125،130)

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں ائمہ اربعہ میں سے صرف ایک امام کی تقلید کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے لہذا مروجہ تقلید بدعت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (صحیح مسلم :868 دارالسلام :2005)

3۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے مروجہ تقلید ثابت نہیں بلکہ بعض صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین سے صراحتاً تقلید کی ممانعت ثابت ہے۔ مثلاً سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دین میں لوگوں کی تقلید نہ کرو۔۔۔الخ

(السنن الکبریٰ للبیہقی 2/10 وسندہ صحیح دین میں تقلید کا مسئلہ ص 35)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رہا عالم کا غلطی کا مسئلہ تو اگر وہ سیدھے راستے پر بھی ہو تو اپنے دین میں اُس کی تقلید نہ کرو۔ الخ

(کتاب الذہد للامام وکیع بن الجراح ج 1 ص 299،300 ح 71 وسندہ حسن، دین میں تقلید کا مسئلہ ص 36)

4۔ اس پر اجماع ہے کہ مروجہ تقلید ناجائز ہے۔

دیکھئے النبذۃ الکافیۃ فی احکام اصول الدین لابن حزم (ص 71) الرد علیٰ من اخلد الی الارض للسیوطی (ص 131،132) اور دین میں تقلید کا مسئلہ (ص 34،35)

5۔ تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہ میں سے کسی سے بھی مروجہ تقلید ثابت نہیں بلکہ ممانعت ثابت ہے۔ مثلاً امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ لوگ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث بتائیں تو اسے پکڑ لو اور جو بات وہ اپنی رائے سے کہیں، اُسے کوڑے کرکٹ پر پھینک دو۔ (مسند الدارمی 1/67 ح 206 وسندہ صحیح)

حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں میں سے ہر آدمی کی بات آپ لے بھی سکتے ہیں اور رد بھی کر سکتے ہیں سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (یعنی آپ کی ہر بات لینا فرض ہے) (الاحکام لابن حزم 6/293 وسندہ صحیح)

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کسی نے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول پش کیا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلے میں تم سعید بن جبیر کے قول کو کیا کرو گے؟ (الاحکام لابن حزم 6/293 وسندہ صحیح)

6۔ لوگوں کے مقرر کردہ ان چاروں اماموں سے بھی مروجہ تقلید کا جواز و جوب ثابت نہیں بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"فلا تقلدونی" اور تم میری تقلید نہ کرو۔ (آداب الشافعی ومناقبہ لابن ابی حاتم ص 51 وسندہ حسن دین میں تقلید کا مسئلہ ص 38)

مزید عرض ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اور دوسروں کی تقلید سے منع فرمایا تھا۔ دیکھئے مختصر المزنی (ص 1)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :اپنے دین میں تُو ان میں سے کسی ایک کی بھی تقلید نہ کر۔ (مسائل ابی داود ص 277)

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ "یہ ممانعت صرف مجتہدین کے لیے ہے" بے دلیل ہونے کیوجہ سے باطل اور مردود ہے۔

7۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے یعقوب (ابویوسف)!تیری خرابی ہو، میری ہر بات نہ لکھا کر، میری آج ایک رائے ہوتی ہے اور کل بدل جاتی ہے ۔ کل دوسری رائے ہوتی ہے تو پھر پرسوں وہ بھی بدل جاتی ہے ۔

(تاریخ یحییٰ بن معین، روایۃ الدوری 2/607 ت 2461 وسندہ صحیح، دین میں تقلید کا مسئلہ ص 39)

مشہور ثقہ راوی قاضی حفص بن غیاث النخعی الکوفی (متوفی 194ھ) نے فرمایا:

"کُنتُ أجلِسُ إلَی أبِي حَنِیفَۃَ فَأَسمَعُہُ یُفتِي فِي المَسأَلَۃِ الوَاحِدَۃِ بِخَمسَۃِ أَقَاوِیلَ فِي الیَومِ الوَاحِدِ، فَلَمَّا رَأَیتُ ذٰلِکَ تَرَکتُہُ وَأقبَلتُ عَلَی الحَدِیثِ"

میں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھتا تو ایک دن میں ہی انھیں ایک مسئلے کے بارے میں پانچ اقوال کہتے ہوئے سنتا، جب میں نے یہ دیکھا تو انھیں ترک کردیا۔ (یعنی چھوڑدیا) اور حدیث (پڑھنے) کی طرف متوجہ ہوگیا۔ (کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ :316 وسندہ صحیح)

حفص بن غیاث سے اس روایت کے راوی عمر بن حفص بن غیاث ثقہ تھے۔ دیکھئے کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم (6/103ت544 نقلہ عن ابیہ ابی حاتم الرازی قال: کوفی ثقہ) اُن پر جرح مردود ہے۔

عمر بن حفص کے شاگرد ابراہیم بن سعید الجوہری ابواسحاق ثقہ ثبت تھے۔ دیکھئے تاریخ بغداد (6/93ت3127) اور الاسانید الصحیحہ (ص14) اُن پر ابن خراش رافضی کی جرح مردود ہے۔

ابراہیم الجوہری رحمۃ اللہ علیہ اس روایت میں منفرد نہیں بلکہ احمد بن یحییٰ بن عثمان نے اُن کی متابعت تامہ کررکھی ہے۔

دیکھئے کتاب المعرفۃ والتاریخ للامام یعقوب بن سفیان الفارسی (ج2ص789)

اگر احمد بن یحییٰ بن عثمان کا ذکر کاتب کی غلطی نہیں تو عرض ہے کہ یعقوب بن سفیان سے مروی ہے کہ میں نے ہزار اور زیادہ اساتذہ سے حدیث لکھی ہے اور سارے ثقہ تھے۔ الخ

(تہذیب الکمال ج1ص46 مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر اختصار ابن منظور 3/106 ترجمہ احمد بن صالح المصری)

تاریخ دمشق کا مذکورہ ترجمہ نسخہ مطبوعہ میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس قول کی سند نہیں مل سکی اور یہ قول اختصار کے ساتھ تاریخ بغداد (4/199،200 وسندہ صحیح) وغیرہ میں موجود ہے۔ واللہ اعلم نیز دیکھئے التنکیل لمافی تانیب الکوثری من الاباطیل (1/24)

5۔ بعد کے علماء نے بھی مروجہ تقلید سے منع فرمایا ہے مثلاً امام ابومحمد القاسم بن محمد بن القاسم القرطبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 276ھ) نے مقلدین کے رد میں ایک کتاب لکھی ہے۔ دیکھئے سیر اعلام النبلا (33913ت150) اور دین میں تقلید کا مسئلہ (ص39)

حافظ ابن حزم نے کہا: اور تقلید حرام ہے۔ (النبذۃ الکافیہ فی احکام اصول الدین ص70)

عینی حنفی (!) نے کہا: پس مقلد غلطی کرتا ہے اور مقلد جہالت کا ارتکاب کرتا ہے اور ہر چیز کی مصیبت تقلید کی وجہ سے ہے۔ (البنایہ شرح الہدایہ ج1ص3179

9۔ دین اسلام میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرنے والے پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی تقلید حرام ہے۔

10۔ مروجہ تقلید کی وجہ سے اُمت میں بڑا انتشار اور اختلاف ہوا ہے۔

مثلاً دیکھئے الفوائد البہیہ (ص 152،153) میزان الاعتدال (4/52) فتاویٰ البزازیہ (4/112) اور دین میں تقلید کا مسئلہ (89،90)

مزید تفصیل کے لیے اعلام الموقعین وغیرہ بہترین کتابوں کا مطالعہ کرنا مفید ہے۔

درج بالا جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ فقیہ ہونے کے لحاظ سے چاروں امام اور دوسرے ہزاروں لاکھوں ثقہ صحیح العقیدہ امام برحق تھے مگر دین میں مروجہ تقلید کسی ایک کی بھی جائز نہیں اور لوگوں پر یہ فرض ہے کہ سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں قرآن وحدیث اور اجماع پر عمل کریں اور مروجہ تقلیدی مذاہب سے اپنے آپ کو دور رکھیں کیونکہ ان تقلیدی مذاہب کے اماموں کی پیدائش سے پہلے اہل سنت کا مذہب دنیا میں موجود تھا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابوحنیفہ، مالک، شافعی، اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پیدا ہونے سے پہلے اہل سنت وجماعت کا مذہب قدیم و مشہور ہے کیونکہ یہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین یہ صحابہ کا مذہب ہے۔ (منہاج السنۃ ج1 ص256 دین میں تقلید کا مسئلہ ص63)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ 187

محدث فتویٰ